سورة البينة

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى
تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿٢﴾ فِيْهَا
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ ﴿٣﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿٤﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۙ۵ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ
الْقَيِّمَةِ ؕ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ ﴿٨﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ سَهْلِ (ابْنَ سَعْدٍ) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ

حُمُرِ النَّعَمِ سنن ابوداؤد:جلد سوم:حديث نمبر 269 ، و متفق عليه

حضرت سہل سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم تیری رہنمائی سے اگر اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمائیں تو یہ بات تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

سورة البينة

- سورة کا نام **البينة** (روشن اور واضح دلیل) جو اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے
- **لَمْ يَكُنِ** ، **المنفكين** اور **البرية** اس کے دوسرے نام ہیں
- اس کے بارے میں مفسرین کے دو قول - ایک یہ ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ سورۃ مدنی ہے -اور دونوں قول جمہور کی طرف منسوب
- حضرت ابن عباسؓ (کا ایک قول) ، حضرت عائشہؓ اس کو مکی قرار دیتے ہیں
- جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں۔ حضورؐ نے ابی کو جب یہ بات بتائی تو انھوں نے از راہ حیرت عرض کیا : اے اللہ کے رسول کیا اس بندے کو وہاں بھی یاد فرمایا جاتا ہے ؟ حضورؐ نے فرمایا ! بے شک، ابی، اپنی یہ عزت افزائی دیکھ کر رو پڑے۔ (بخاری)

سورة البينة

- اس کو سورۃ علق اور سورۃ قدر کے بعد رکھنا بہت معنی خیز ہے
- سورۃ علق میں پہلی وحی درج کی گئی ہے۔ سورۃ قدر میں بتایا گیا ہے کہ وہ کب نازل ہوئی اور اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اس کتاب پاک کے ساتھ ایک رسول بھیجنا کیوں ضروری تھا
- یہی اس سورۃ کا مرکزی مضمون ہے
- سورۃ کے مضامین
  - رسول بھیجنے کی ضرورت بیان کی گئی کہ دنیا کے لوگوں کا کفر اور شرک سے نکلنا اس کے بغیر ممکن نہ تھا کہ ایک ایسا رسول بھیجا جائے جس کا وجود خود اپنی رسالت پر دلیل روشن ہو اور وہ لوگوں کے سامنے خدا کی کتاب کو اس کی اصلی اور صحیح صورت میں پیش کرے

سورة البينة

- سورۃ کے مضامین
- اہل کتاب کی گمراہیوں کے متعلق وضاحت - کہ انکے ان مختلف راستوں میں بھٹکنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ نے ان کی کوئی رہنمائی نہ کی بلکہ وہ اس کے بعد بھٹکے کہ راہ راست کا بیان واضح ان کے پاس آ چکا تھا اب پھر اللہ کے اس رسول کے ذریعے سے بیان واضح آ جانے کے بعد بھی اگر وہ بھٹکتے ہی رہیں گے تو ان کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ جائے گی
- انبیاء ورسل نے لوگوں کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا تھا کہ سب طریقوں کو چھوڑ کر خالص اللہ کی بندگی کا طریقہ اختیار کریں، کسی اور کی عبادت و بندگی اور اطاعت وپرستش کو اس کے ساتھ شامل نہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں- کہ یہی ہمیشہ سے ایک صحیح دین رہا ہے
- اس کو نہ ماننے والے بدترین مخلوق- اور مان لینے والے بہترین مخلوق

سورة البينة

آیات ۱ تا ۳
اتمام حجت کے لیئے بینة کی آمد ضروری تھی
آیات ۴ تا ۵
اہل کتاب کے اختلاف کی بنیاد غلط فہمی پر نہیں
اہل کتاب کو خالص توحید کی دعوت دی گئی
آیات ۶ تا ۸
آخری رسول اور آخری کتاب ہی دلیل نجات ہیں
اللہ کی خشیت اختیار کرنے والے ہی اہل ایمان

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

لَمۡ يَكُنِ - نہیں تھے

كَانَ يَكُونُ كَوْناً - ہونا	To be

- قران میں اس آنے والے دوسرے صیغے
- كَانُوْ ، كُنَّا ، كُنْتُم ، كُوْنُوْ، يَكُونُ ، كُنْ
- اردو میں: مکان ، مکین ، تمکّن ، تکوین، کائنات (کائن سے)، تمکنت

الَّذِيۡنَ - وہ لوگ

كَفَرُوۡا - جنہوں نے کفر کیا

مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ - اہل کتاب میں سے

وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ - اور مشرکین سے

مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ ①

مُنفَكِّينَ - الگ ہونے والے / باز آنے والے (کفر سے)

مادہ

ف ک ک

- فَکَّ: دو ملی ہوئی چیزوں کو جدا کرنا، کسی بندھن سے آزاد کرانا گروی رکھی چیز چھڑانا
- اِنْفَكَّ يَنْفَكُّ - باز آنا
- مُنْفَکّ : باز آنے والا ۔
- اردو میں: فک (فک الرھن)، منفك (الگ کیا گیا)، ینفک (جزو لا ینفک - نہ الگ ہونے والا جزو)

حَتَّىٰ - یہاں تک کہ

مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ ①

تَأْتِيَهُمُ - آئی اُن کے پاس

الْبَيِّنَةُ - روشن دلیل

- بَانَ يَبِيْنُ ، بَيَانًا - نمایاں اور واضح ہونا
- بیان: لفظوں سے کسی مسئلہ کی وضاحت اور اظہار - صاف گفتگو
- بیّن : کسی چیز کا کھل کر سامنے آجانا البیّنة : روشن دلیل
- تبیّن: الگ، واضح (قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ - ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے مبین : واضح (قران مبین)
- اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (حدیث- ابن عباس رضی اللہ عنہما - بخاری)

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ ١

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے (وہ اپنے
کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس
دلیل روشن نہ آجائے

Those who disbelieve among the People of the Scripture and the idolaters could not have left off (erring) till the clear proof came unto them,

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ ....

- اہلِ کتاب اور مشرکین کا جمود اور آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی بعثت کی دلیل
- پوری دنیائے انسانیت کے لوگ بالعموم اور جزیرہ عرب کے لوگ بالخصوص کفر اور شرک میں مبتلا تھے (مشرک اور اہل کتاب)
- لوگوں کے بگاڑ کی اصلاح اور انکے اس حالت کفر سے نکلنے کی کوئی صورت ممکن نہ تھی، سوائے اس کے کہ ایک روشن دلیل آکر انھیں کفر کی ہر صورت کا غلط اور خلاف حق ہونا واضح کر دے
- ظلمت اور تاریکی کے مہیب سائے جس طرح انسانیت پہ چھائے ہوئے تھے ان کو دور کرنے کے لیئے ہدایت کے کسی آفتاب کی ضرورت تھی

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿٢﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ ﴿٣﴾

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ - (آچکا) ایک رسول اللہ کی طرف سے

يَتْلُوْا - تلاوت کرتے ہوئے

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً - پاکیزہ صحیفے

فِيْهَا - جن میں ہیں

كُتُبٌ - لکھی ہوئی (لکھی ہوئے احکام)

قَيِّمَةٌ - پختہ باتیں (احکام) (راست، درست اور مستحکم)

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿۲﴾ فِيۡهَا
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ ﴿۳﴾

(یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر
سنائے ۔ جن میں بالکل راست اور درست تحریریں لکھی
ہوئی ہوں

A messenger from Allah, rehearsing scriptures kept pure and holy– Wherein are laws (or decrees) right and straight.

محمد اقبال

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾

- الۡبَیِّنَۃُ کی وضاحت
- وہ مینارۂ نور، وہ ہدایت کا آفتاب اور وہ روشن دلیل نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے جو کتابِ ہدایت لیکر آگیا ہے
- جس کے عقائد، تعلیمات، عبادات، اخلاقی نظام، انسانی زندگی کے لیے جس کے بہترین اصول و احکام ک اور جس کا منضبط ضابطہ حیات ایک زبردست روشن اور حیرت انگیز دلیل ہے
- اس پاک کتاب میں کسی قسم کے باطل، کسی طرح کی گمراہی اور ضلالت اور اخلاق سے گری ہوئی کسی بات کی آمیزش نہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

وَمَا تَفَرَّقَ - اور نہیں تفرقے میں پڑے

تَفَرَّقَ يَتَفَرَّقُ

فرقے میں پڑنا ۔ بٹ جانا

الَّذِيْنَ - وہ لوگ (جن کو)

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

○ أُوْتِيَ يُؤْتِيْ ، إِيْتَاءٌ دینا ، لانا (IV)

اُوْتُوا مجہول کا صیغہ

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ - مگر اس کے بعد سے

مَا جَآءَتْهُمُ - جو آئی ان کے پاس

الْبَيِّنَةُ - روشن دلیل

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

(پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی) اُن میں تفرقہ برپا
نہیں ہوا مگر اِس کے بعد کہ اُن کے پاس (راہ راست) کا
بیان واضح آچکا تھا

**Nor did the People of the Book make schisms,
until after there came to them Clear Evidence.**

محمد اقبال

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

- اہلِ کتاب کی تاریخ سے ان کی بد نصیبی پر استشہاد
- بلاشبہ انسان میں خیر وصلاح کو اپنانے کے لیئے کسی روشن دلیل یعنی کسی رسول اور کسی کتاب کی ضرورت ناگزیر ہے
- لیکن اہل کتاب کا معاملہ - ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول آئے، ان کی طرف کتابیں نازل کی گئیں۔ بجائے اس کے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بَيِّنَةِ کی قدر کرتے، ان کتابوں کو ضابطہ حیات بناتے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی سنت کو زندگی کا وظیفہ بناتے، یہ قبائلی عصبیت، مال وجاہ کی محبت اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

- اہلِ کتاب کی تاریخ سے ان کی بد نصیبی پر استشہاد
- انہوں نے اللہ کی کتاب کو اپنی خواہشات کے مطابق ڈھال لیا، اس میں تحریف وترمیم کر ڈالی۔ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ ڈالا
- اللہ نے ان پر ایک روشن دلیل اتاری تھی لیکن انھوں نے اس کی روشنی میں چلنے کی بجائے اپنی لیئے تاریکیاں پسند کیں۔ وہ اپنی گمراہی کے آپ ذمہ دار
- اب اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ اور کرم فرمایا ہے اور ان کی طرف اللہ کے رسول اور قرآن کریم روشن دلیل کی حیثیت سے آ چکے ہیں ٹھیک ٹھیک تعلیمات ان تک پہنچ چکیں، حجت تمام کر دی گئی۔ اب اگر انہوں نے رسول کو اپنا رہنما بنانے سے انکار کر دیا تو اس کی ذمہ داری انھی پر

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ ﴿۴﴾

- اہلِ کتاب کی تاریخ سے ان کی بد نصیبی پر استشہاد - اور امتِ مسلمہ
- کیا اِس حکم کا اطلاق اس امت پر نہیں جس کے اوپر وہ رسولؐ اور وہ کتاب بھیجی گئی جو اہل کتاب پر حجت ہے؟
- کیا یہ امت ایک رسول، ایک کتاب اور ایک شریعت دیئے جانے کے بعد فرقوں میں نہ بٹ گئی؟
- مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ
- وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ
- أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۵

وَمَآ اُمِرُوْٓا - اور نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں

- اَمَرَ يَأْمُرُ اَمْرًا حکم دینا

اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ - سوائے اس کے (کہ) عبادت کریں اللہ کی

مُخْلِصِيْنَ - خالص کرتے ہوئے

- خلص: صاف ہونا، پاک ہونا، کسی چیز کو ملاوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ (اس کا متضاد خلط ہے)
- مُخلِص : کسی ایک کے ساتھ خالص ہو کر رہنے والا

لَهُ الدِّيْنَ - اس کے لیئے دین

حُنَفَآءَ وَ يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ ۵

حُنَفَآءَ - یکسو ہوتے ہوئے

حنیف کی جمع

- حَنَف- تمام باطل راہوں کو چھوڑ کر استقامت کی طرف مائل ہونا
- اس کا متضاد جَنَف ہے - ایک طرف جھکنا- طرف داری کرنا
- حنیف سب سے کٹ کر ایک طرف ہو جانے والا، برائی کو چھوڑ کر اچھائی پہ قائم رہنے والا، باقی سب راستوں کو چھوڑ کر اسلام (اطاعت) پہ قائم رہنے والا

- قران میں یہ لفظ 12 مرتبہ- 8 مرتبہ حضرت ابراہیمؑ کے لیئے
- دینِ ابراہیمی کو قران نے ملتِ حنیف سے تعبیر فرمایا

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ط ۵

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ - اور قائم کریں نماز

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ - اور ادا کریں زکوۃ

وَ ذٰلِكَ - اور یہ ہے

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ - سیدھا (اور سچا) دین

قیم سچا، صحیح، مستحکم، مضبوط

- قَامَ کھڑا ہونا، کھڑا کرنا
- اَقَامَ سیدھا کھڑا کر دینا - پڑی چیز کو صحیح سمت میں کر دینا
- اردو میں : قیام، قائم، مقام، مقیم، قامت، قیامت، قیّم

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ
يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ ﴿٥﴾

اور اُن کو اِس کے سوا کوئی علم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں
اپنے دین کو اُس کے لیے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر، اور نماز
قائم کریں اور زکوۃ دیں یہی نہایت صحیح و درست دین ہے

And they are ordered naught else than to serve Allah, keeping religion pure for Him, as men by nature upright, and to establish worship and to pay the poor-due. That is true religion.

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ۙ

- پورے دین کا خلاصہ !
- اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی پوری اطاعت کے ساتھ
- إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۳۹/۲
- قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۳۹/۱۱
- انتباہ - جزوی بندگی اور ساجھے کی اطاعت اللہ تعالیٰ کو ہرگز قابل قبول نہیں
- اگر ہم اس جرم کا ارتکاب کریں گے تو ہم بھی اسی وعید کے مستحق ہوں گے جو اس حوالے سے بنی اسرائیل کو سنائی گئی تھی

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵

○ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ (البقرۃ - ۸۵) توکیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے ؟ تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے سوائے ذلت و رسوائی کے دنیا کی زندگی میں ' اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف

○ ان الفاظ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ "بندگی" اور شے ہے جبکہ نماز اور زکوۃ اس کے علاوہ ہے - بندگی تو پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں دے دینے کا نام ہے جبکہ نماز اور زکوۃ اس بندگی کا ایک حصہ

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - بیشک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ - اہل کتاب اور مشرکین میں سے

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ - جہنم کی آگ میں ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - ہمیشہ رہیں گے اس میں

أُولٰٓئِكَ هُمْ - یہی لوگ ہیں وہ

شَرُّ الْبَرِيَّةِ - بدترین مخلوق بَرَأَ يَبْرَأُ ، بَرْءًا: عدم سے وجود میں لانا

- بَرِيَّةِ: جو چیز عدم سے وجود میں لائی گئی (مخلوق)
- اَلْبَارِي : عدم سے وجود میں لانے والا (خالق) اللہ کا صفاتی نام

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۚ ﴿٦﴾

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں

Lo! those who disbelieve, among the People of the Scripture and the idolaters, will abide in fire of hell. They are the worst of creatures.

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کا نتیجہ

- یہاں کفر سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے سے انکار کرنا ہے۔
- کہ مشرکین اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے اس رسول کے آ جانے کے بعد اس کو نہیں مانا جس کا وجود خود ایک دلیل روشن ہے اور جو بالکل درست تحریروں پر مشتمل پاک صحیفے ان کو پڑھ کر سنا رہا ہے، خدا کی مخلوقات میں ان سے بدتر کوئی مخلوق نہیں ہے
- حتی کہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں، کیونکہ جانور عقل اور اختیار نہیں رکھتے، اور یہ عقل اور اختیار رکھتے ہوئے حق سے منہ موڑتے ہیں
- کفر انسان کو حقیقی مرتبے سے گرا کر اسفل السافلین میں پہنچا دیتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۗ ⑦

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ

اٰمَنُوْا - جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا - اور عمل کیئے

الصّٰلِحٰتِ - صالح

اُولٰٓئِكَ هُمْ - یہ وہ لوگ ہیں

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ - بہترین مخلوق

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۗ ⑦

جو لوگ ایمان لے آئے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، وہ
یقیناً بہترین خلائق ہیں

Those who have faith and do righteous deeds,-
they are the best of creatures.

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧

- ایمان لانے والوں کا اعزاز
- ایمان اور عمل صالح، یہی ایک انسان کا حقیقی سرمایہ - اسی سے عرفانِ ذات اور اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے
- اسی ایمان اور عمل صالح کی بدولت انسان تمام مخلوق سے افضل اور برتر ٹھہرتا ہے - یہی مقام انسان کے رفعت کی انتہاء کا مقام ہے
- گھٹے اگر تو بس ایک مشت خاک ہے انساں

بڑھے تو وسعت کونین میں سما نہ سکے

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ

جَزَآؤُهُمۡ - ان کی جزا

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ - ان کے رب کے پاس ہے

جَنّٰتُ عَدۡنٍ - ہمیشہ رہنے والے باغات

تَجۡرِیۡ - بہتی ہیں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ - جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ - ہمیشہ رہیں گے اس میں

اَبَدًا - ہمیشہ ہمیشہ

عدن: کسی جگہ قرار پکڑنا، قیام کرنا، ہمیشہ رہنا ، رہائش پذیر ہونا

معدن:

کان (Mine)-معدنیات کی جائے قرار

رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ رَبَّهٗ ؑ ﴿۸﴾

رَضِيَ اللّٰهُ - راضی ہوا اللہ تعالیٰ

عَنۡهُمۡ - ان سے

وَ رَضُوۡا عَنۡهُ - اور وہ راضی ہوئے اس سے

ذٰلِكَ - یہ (سب کچھ)

لِمَنۡ - اس کے لیئے ہے جو

خَشِيَ - ڈرا خشی وہ خوف جو کسی کی عظمت کی وجہ سے ہو

رَبَّهٗ - اپنے رب سے خشع ایسا ڈر جس کے اثرات اعضاء پر نمایاں ہوں

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا
عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ ﴿۸﴾

اُن کی جزا اُن کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن
کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں
گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ کچھ
ہے اُس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو

محمد اقبال

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ

- ایمان والوں کا صلہ اور انعام
- ایسے وفاداروں اور جانثاروں کا صلہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں رواں ہوں گی
- ہر وہ خوشی اور آسائش میسر ہو گی جو انسان کے تصور سے بھی ماوراء ہے
- لیکن ان سے بھی بڑا اعزاز اور بڑی نعمت ان کے لیے یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا۔
- یہ اعزاز اور مقام بلند ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا، یہ شرف ان سعادت مندوں کا حصہ ہے جو زندگی بھر اس خیال سے لرزاں رہتے ہیں کہ ہم کبھی کوئی ایسا کام نہ کر گزریں جس سے ہمارا مالک ہم سے ناراض ہو جائے۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط

○ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے۔ وہ جواب میں عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگار، ہم حاضر ہیں۔ ساری سعادتیں اور بھلائیاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ دریافت کریں گے کہ اب تم راضی ہو، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم تجھ پر راضی کیوں نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں ایسی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے جو کسی مخلوق کے نصیب میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں اس سے ایک اعلیٰ انعام عطا نہ کروں۔ وہ کہیں گے الٰہی! اس سے افضل اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں تمہیں اپنی رضا اور خوشنودی سے اس طرح سرفراز کردوں کہ اس کے بعد میری ناراضگی کا تمہیں کوئی اندیشہ نہ رہے۔